بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واقعۂ سقیفہ

اور

افسانۂ سقیفہ

مرتبہ

مسعود احمدؒ

جماعت المسلمین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تمہید

واقعۂ سقیفہ (واقعۂ سائبان) کا حال صحیح ترین اسناد کے ساتھ صحیح بخاری میں موجود ہے۔ اس سلسلہ میں صحیح بخاری نے ہمیں تاریخ کی کتب سے بے نیاز کر دیا ہے۔ تاریخ میں تو اس واقعہ کو ایک افسانہ کی شکل میں پیش کیا گیا ہے جو جھوٹی روایتوں پر مشتمل ہے۔ دشمنانِ اسلام نے خود ساختہ واقعات لکھ کر صحابۂ کرام کو بدنام اور ان کے صاف و شفاف کردار کو داغدار کیا ہے۔ یہ دشمنانِ اسلام جنہوں نے سقیفہ بنی ساعدہ کے واقعات گھڑے تین ہیں :۔ (۱) سیف بن عمر (۲) ابومخنف لوط بن یحییٰ اور (۳) ہشام بن محمد کلبی۔

کتب اسماء الرجال میں ان تینوں کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ درج ذیل ہے :

(۱) سیف بن عمر: یحییٰ ابن معین کہتے ہیں ضعیف الحدیث ہے۔ اس سے کوئی خیر کی بات نہیں ملتی۔ امام ابوحاتم اسے متروک الحدیث کہتے ہیں۔ اس کی حدیث واقدی کی حدیث کے مشابہ ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں :۔ یہ کچھ نہیں۔ امام نسائیؒ اور امام دارقطنی اسے ضعیف کہتے ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی عام احادیث منکر ہیں جن کا کوئی متابع نہیں۔ امام ابن حبان کہتے ہیں سیف اثبات سے گھڑی ہوئی احادیث روایت کرتا ہے۔ محدّثین کہتے ہیں یہ حدیثیں گھڑتا تھا۔ اس پر زندیق ہونے کی تہمت لگائی گئی ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں متروک ہے۔ امام حاکم کہتے ہیں یہ روایت میں ساقط (الاعتبار) ہے (تہذیب التہذیب جزء ۵ صفحہ ۲۹۵) یہ واقدی کے مثل ہے۔ کثرت سے مجہولین سے روایت کرتا ہے۔ حدیثیں بناتا تھا۔ اس پر زندقہ کی تہمت لگائی گئی ہے (میزان الاعتدال جزء ۲ صفحہ ۲۵۵) متروک الحدیث ہے (کتاب الجرح والتعدیل جزء ۴ صفحہ ۲۷۸) ضعیف ہے (کتاب الضعفاء الکبیر للعقیلی جزء ۲ صفحہ ۱۷۵) متروک ہے۔ اس پر حدیث بنانے اور زندیق ہونے کی تہمت لگائی گئی ہے یہ بہت بڑا حدیثیں گھڑنے والا تھا (تذکرۃ الموضوعات صفحہ ۲۶۲)

(۲) ابومخنف لوط بن یحییٰ :۔ ہالک ہے (میزان الاعتدال) اخباری ہے، تالف ہے (ہلاک ہونے والا ہے)، اس کی توثیق نہیں کی جاسکتی۔ ابوحاتم وغیرہ نے اسے چھوڑ دیا۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: ضعیف ہے (میزان الاعتدال جزء ۳ صفحہ ۴۱۹) امام ابن معین کہتے ہیں ثقہ نہیں ہے۔ ابن عدی نے کہا: شیعی محترق ہے، شیعوں کی خبریں روایت کرتا ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں ابومخنف کچھ نہیں۔ دوسرے ائمہ بھی یہی کہتے ہیں۔ یہ مکروہ اخبار نقل کرتا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں میں ان اخبار کا نقل کرنا پسند نہیں کرتا

(ابن عدی جزء ۶ صفحہ ۲۱۱) اخباری ہے، تالف ہے شیعی محترق ہے۔ امام ابو حاتم سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے اپنا ہاتھ جھاڑ دیا اور کہا کیا اس کے متعلق بھی پوچھا جاتا ہے (لسان المیزان جزء ۴ صفحہ ۴۹۲) کذاب ہے (تذکرۃ الموضوعات صفحہ ۲۸۶)۔

③ ہشام بن محمد: امام دارقطنی وغیرہ نے کہا متروک ہے۔ امام ابن عساکر کہتے ہیں رافضی ہے۔ اصمعی نے اس پر (جھوٹ کی) تہمت لگائی ہے (لسان المیزان جزء ۶ صفحہ ۱۹۷) رافضی متروک ہے (میزان الاعتدال ۴/۳۰۴)۔ خطیب وغیرہ نے اسے جھوٹا کہا ہے (تذکرۃ الموضوعات صفحہ ۳۰۲)۔

۲- ہم نے واقعۂ سقیفہ کو متن میں اور افسانۂ سقیفہ کو ذیلی حاشیہ میں درج کیا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

واقعۂ سَقیفہ کی صحیح روایات

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں: "(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) انتقال کے دن ہم سقیفۂ بنی ساعدہ (بنو ساعدہ کے سائبان) میں پہنچے۔ لوگوں کے درمیان ایک آدمی چادر اوڑھے ہوئے بیٹھا تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ سعد بن عبادہؓ ہیں۔ میں نے پوچھا انہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا: ان کی طبیعت خراب ہے۔ ہم تھوڑی دیر بیٹھے رہے۔ کچھ دیر بعد انصار کے خطیب نے تشہد پڑھا۔ اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر کہا: ہم اللہ کے انصار ہیں اور اسلام کا لشکر ہیں

افسانۂ سَقیفہ کی جھوٹی روایات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد انصار سقیفہ بنو ساعدہ میں جمع ہوئے۔ انصار نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہمیں سعد بن عبادہؓ کو امیر بنالینا چاہیئے۔ حضرت سعد بن عبادہؓ بیمار تھے۔ انصار ان کو باہر لے کر آئے ..... حضرت سعدؓ نے حمد و ثنا کے بعد فرمایا: اے جماعت انصار دین میں تم کو وہ اولیّت اور اسلام میں وہ فضیلت حاصل ہے جو عرب کے کسی قبیلہ کو حاصل نہیں۔ جب اللہ نے چاہا کہ وہ تم کو فضیلت عطاء کرے .... اور تم کو نعمت سے مخصوص کرے تو اس نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لانے کی نعمت سے تم کو بہرہ ور کیا...... تم ان کے دشمن کے مقابلہ میں نہایت سخت ثابت ہوئے...... یہاں تک کہ تمام عربوں نے خوشی سے یا ناخوشی سے اللہ کے حکم کے سامنے اپنی گردنیں جھکا دیں ...... اللہ نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس حال میں وفات دی کہ وہ تم سے راضی تھے لہٰذا دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں تم کو یہ حکومت اپنے قبضہ میں کر لینی چاہیئے۔ حضرت سعدؓ کی اس تقریر پر سب نے اتفاق کیا اور کہا آپ کی رائے بالکل درست ہے ہم آپ کو امیر بناتے ہیں۔ پھر انصار نے آپس میں کہا: اگر مہاجرین اس بات پر راضی نہ ہوں اور کہیں کہ ہم مہاجرین، ہم ابتدائی صحابہ ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبیلہ والے ہیں تو ہم کہیں گے کہ اچھا تو ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک امیر تم میں سے۔ اس سے کم پر ہم راضی نہیں ہوں گے۔ حضرت سعدؓ نے کہا: یہ تجویز تمہاری پہلی کمزوری ہے...... (جب حضرت عمرؓ کو اس اجتماع کی خبر ہوئی تو) حضرت عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آئے اور اندر سے حضرت ابوبکرؓ کو بلوایا۔ انہوں نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا: آپ کو معلوم نہیں انصار بنو ساعدہ میں جمع ہیں اور سعد کو امیر بنانا چاہتے ہیں اور سب سے بہتر بات جو انہوں نے کہی ہے وہ یہ ہے کہ ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک امیر تم میں سے۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ دونوں فوراً انصار کے پاس پہنچے۔ راستہ میں حضرت ابوعبیدہؓ بھی ساتھ ہو گئے (طبری جزء ۲ صفحہ ۴۵۵ و صفحہ ۴۵۶) اس روایت کی سند میں ہشام بن محمد اور ابومخنف دو راوی کذاب ہیں لہٰذا یہ روایت جھوٹی ہے۔

حضرت عمرؓ کہتے ہیں: میں تقریر کرنا چاہتا تھا لیکن ابوبکرؓ نے کہا ذرا صبر کرو پہلے میں کہہ لوں پھر جو تمہارا جی چاہے کہہ لینا۔ الغرض حضرت ابوبکرؓ نے ویسی ہی تقریر کی جیسی حضرت عمرؓ چاہتے تھے بلکہ اس سے کچھ زیادہ ہی کہا۔ حضرت

اور اے مہاجرین تم قلیل ہو۔ تمہاری قوم میں سے ایک جماعت یہ چاہتی ہے کہ ہمیں ہماری جڑ سے علیحدہ کردے اور خلافت سے ہمیں دور کردے۔ جب انصار کا خطیب خاموش ہوا...... تو (حضرت) ابوبکرؓ نے تقریر کی۔ انہوں نے فرمایا: (اے جماعت انصار) تم نے اپنی جو فضیلتیں بیان کیں بیشک تم ان کے لائق ہو مگر یہ امر (خلافت) تو ہرگز کسی کے لئے سزاوار نہیں سوائے قبیلۂ قریش کے اس لئے کہ قریش نسب اور گھر (یعنی خاندان) کے لحاظ سے سارے عرب سے افضل ہیں۔ میں تمہاری امارت کے لئے ان دو آدمیوں میں سے کسی ایک کو پسند کرتا ہوں، ان دونوں میں سے کسی ایک کی

ابوبکرؓ نے حمد و ثنا کے بعد فرمایا: بے شک اللہ نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنی مخلوق کے پاس رسول بنا کر بھیجا...... عرب کے لوگوں کو یہ پیغام ناگوار گذرا۔ وہ اپنے آبائی دین کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوئے تو اللہ تعالےٰ نے آپ کی تصدیق کے لئے مہاجرین اوّلین کو خاص کیا....... انہوں نے باوجود اپنی قوم کی ایذاء رسانی کے آپ کا ساتھ دیا...... اس طرح وہ پہلے لوگ ہیں جنہوں نے زمین پر اللہ کی عبادت کی اور اللہ کے رسول پر ایمان لائے اور وہ آپ کے دلی اور خاندان والے ہیں اور آپ کے بعد وہی اس منصب امارت کے سب سے زیادہ مستحق ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کے اس حق میں سوائے ظالم کے اور کوئی اختلاف نہیں کرے گا اور اے انصار، تمہاری دین کے معاملہ میں فضیلت اور اسلام میں تمہاری ابتدائی شرکت کا کوئی انکار نہیں کرے گا۔ اللہ نے اپنے دین اور اپنے رسول کی حمایت کے لئے تم کو منتخب کیا۔ اسی لئے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے پاس ہجرت کر کے آئے...... لہٰذا مناسب ہے کہ امیر ہم ہوں اور وزیر تم ہو۔ ہر معاملہ میں تم سے مشورہ لیا جائے گا اور بغیر تمہاری اتفاق رائے کے ہم کوئی کام نہیں کریں گے۔ یہ تقریر سن کر حباب بن منذر بن جموع کھڑے ہوئے۔ انہوں نے کہا: اے جماعت انصار تم حکومت پر قبضہ کرلو، تمام لوگ تمہاری جماعت میں ہیں اور تمہارے زیر سایہ ہیں۔ کسی کو تمہاری مخالفت کی جرأت نہیں ہوگی...... تم نے سنا ہم نے جو تجویز پیش کی تھی کہ ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک امیر ان میں سے اس کو انہوں نے نہیں مانا۔ حضرت عمرؓ نے کہا: یہ ناممکن ہے۔ ایک نیام میں دو تلواریں نہیں آسکتیں۔ واللہ عرب اس بات کو پسند نہیں کریں گے کہ امیر تم میں سے ہو اور ان کا نبی ان کے علاوہ دوسرے قبیلہ سے ہو البتہ انہیں اس بات کے ماننے سے انکار نہیں ہوگا کہ امیر اسی قبیلہ سے ہو جس قبیلہ میں نبوت ہو....... اس کی مخالفت وہی کرے گا جو گنہگار ہوگا یا ہلاکت میں گرفتار ہوگا۔ حباب بن منذر پھر کھڑے ہوئے۔ انہوں نے کہا: اے گروہ انصار، تم اس معاملہ میں خود فیصلہ کرلو اور ان کی اور ان کے اصحاب کی بات نہ مانو۔ یہ تمہارا حصّہ بھی ہضم کرنا چاہتے ہیں۔ اگر یہ تمہاری تجویز نہ مانیں تو ان سب کو (اپنے) شہروں سے خارج کردو....... اس کا حل صرف میرے پاس ہے۔ تم چاہو تو میں ابھی کاٹ چھانٹ کر اس کا فیصلہ کئے دیتا ہوں حضرت عمرؓ نے کہا اگر تم ایسا کروگے تو اللہ تمہیں ہلاک کردے گا۔ حباب نے کہا: ایسا نہیں ہوگا بلکہ اللہ تمہیں ہلاک کریگا۔ (طبری جزء ۲ ص۴۵۶ تا ص۴۵۸) ابومخنف اور ہشام دونوں جھوٹے ہیں لہٰذا یہ روایت جعلی ہے۔

انصار کے خطیب نے کہا: اے جماعت قریش، تم ہمارے بھائی ہو اور ہم اسلام کا لشکر ہیں۔ تم ہمیں اس کام سے دور رکھنا چاہتے ہو اور اس معاملہ میں ہم سے جھگڑتے ہو....... حباب بن منذر نے کہا: اس کا حل میرے پاس ہے، بس ایک امیر ہم میں سے اور ایک امیر تم میں سے ورنہ ہم میں اور تم لوگوں میں لڑائی ہوگی۔ حضرت عمرؓ نے کہا: ایک میان میں دو تلواریں نہیں رہ سکتیں۔ امیر ہم سے اور وزیر تم میں سے۔ پھر مہاجرین اور انصار سب نے بیعت کرلی (مسند بزار عن عمر جزء اول ص۳۰۱) راوی ابوبکر بن خلاد کا حال نہیں ملتا۔ یہ روایت صحیح بخاری میں بھی ہے لیکن لڑائی کا ذکر اس میں نہیں ہے۔

حباب نے تلوار نکال لی اور کہا میں ابھی اس کا فیصلہ کئے دیتا ہوں۔ میں شیر ہوں اور شیر کا بیٹا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے ان پر وار کیا۔ ان کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی۔ حضرت عمرؓ نے تلوار اٹھالی اور حضرت سعدؓ پر جھپٹے*۔ حضرت عمرؓ کی تلوار کے سامنے ایک پتھر آگیا۔ وہ ان کی ضرب سے ٹوٹ گیا۔ اس وقت عہدِ جاہلیت کا منظر نظر آرہا تھا۔ بالآخر سب

جس کی تم چاہو بیعت کر لو۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں: پھر انہوں نے میرا اور (حضرت) ابوعبیدہؓ کا جو ہمارے پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے ہاتھ پکڑا۔ مجھے ان کی کوئی بات سوائے اس بات کے بری نہیں معلوم ہوئی .... انصار میں سے ایک شخص نے کہا: میں (اسلام کی) پھلی ہوئی جڑ اور اس کا عظمت والا ستون ہوں (اس کا حل میرے پاس ہے اور وہ یہ ہے کہ) ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک امیر تم میں سے۔ اس تجویز پر کچھ گڑبڑ ہوئی اور آوازیں بلند ہوئیں۔ مجھے اختلاف کا اندیشہ ہوا۔ میں نے کہا: اے ابوبکر، اپنا ہاتھ پھیلائیے۔ انہوں نے ہاتھ پھیلایا۔ میں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی اور (تمام) مہاجرین

بیعت کر لی اور حضرت سعدؓ نے بھی بیعت کر لی (طبری جزء ۲ صفحہ ۴۵۹) سیف بن عمر کذاب ہے لہذا یہ روایت جھوٹی ہے۔

حضرت ابوبکرؓ نے کہا: ہم مہاجرین سب لوگوں سے پہلے اسلام لائے۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار ہیں۔ عرب کے لئے بہتری اسی میں ہے کہ امام قریش میں سے ہو کیونکہ تمام لوگ قریش کے تابع ہیں۔ (اے انصار) تم اللہ کی کتاب میں ہمارے بھائی ہو اور اللہ کے دین میں ہمارے شریک ہو۔ تم ہمارے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو اور تم اللہ کی قضا پر راضی، اپنے بھائیوں کی فضیلت تسلیم کرنے پر اور اپنے بھائیوں کی بھلائی پر حسد نہ کرنے کی وجہ سے سب سے زیادہ حقدار ہو۔ انصار نے کہا: باری باری سے ایک امیر تم میں سے اور ایک امیر ہم میں سے ہو تاکہ ایک دوسرے سے ڈرتا رہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا: جو شخص بھی ہماری مخالفت کرے گا ہم اسے قتل کر دیں گے۔ حباب بن منذر نے کہا: اگر تم چاہو تو لڑ لو۔ پھر شور ہونے لگا۔ قریب تھا کہ ان میں لڑائی ہو جاتی۔ حضرت عمرؓ نے فوراً بیعت کر لی (فتح الباری جزء ۸ صفحہ ۲۹ بحوالہ مغازی موسیٰ بن عقبہ) ابن شہاب سے آگے سند نہیں ہے۔

حضرت ابوعبیدہؓ نے کہا: اے جماعت انصار، تم ہی وہ ہو جنہوں نے سب سے پہلے دین کی حمایت کی تو اب یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ تم ہی اس میں تبدل و تغیر کرو۔ پھر بشیر بن سعدؓ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے کہا: اے جماعت انصار، دین اسلام کی جو خدمت ہم نے کی اس سے ہمارا مقصد صرف اپنے رب کی رضاء اور اپنے نبی کی اطاعت تھی، ہم اس سے دنیوی فائدہ اٹھانا نہیں چاہتے .... بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم قریش میں سے تھے لہٰذا ان کی قوم ہی امارت کی زیادہ مستحق ہے .... اللہ سے ڈرو اور اس معاملہ میں ان سے اختلاف نہ کرو۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا: یہ عمرؓ ہیں، یہ ابوعبیدہؓ ہیں ان میں سے جس سے چاہو بیعت کر لو۔ ان دونوں نے کہا: (اے ابوبکرؓ) آپ

اور انصار نے بیعت کی ۔ اس طرح ہم سعد رضؓ پر (جو اپنی خلافت چاہتے تھے) غالب آ گئے ۔ ان میں سے ایک شخص نے کہا : تم نے سعد بن عبادہ رضؓ کو ناکام و نامراد کر دیا ۔ میں نے کہا : اللہ نے انہیں ناکام و نامراد کر دیا (صحیح بخاری کتاب المحاربین باب رجم الحبلیٰ من الزنا اذا احصنت جزء ۸ صفحات ۲۱۰ و ۲۱۱) ۔

حضرت ابوبکر رضؓ نے فرمایا : ہم امیر ہوں گے اور تم وزیر ۔ (انصار کے خطیب) حباب بن المنذر رضؓ نے کہا : نہیں ، اللہ کی قسم ہم ایسا نہیں کریں گے ۔ ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر تم میں سے ۔ حضرت ابوبکر رضؓ نے فرمایا : نہیں ، امیر تو ہم ہی ہوں گے اور تم وزیر ہو گے اس لئے کہ قریش گھرانے کے لحاظ سے بہتر اور فضائل میں واضح تر ہیں لہٰذا تم عمر رضؓ یا ابو عبیدہ رضؓ کی بیعت کر لو ۔ حضرت عمر رضؓ نے کہا : نہیں ، ہم آپ کی بیعت کریں گے اس لئے کہ آپ ہمارے سردار ہیں ، ہم سے بہتر ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم سے زیادہ محبوب ہیں ۔ حضرت عمر رضؓ نے حضرت ابوبکر رضؓ کا ہاتھ پکڑا اور بیعت کی پھر سب لوگوں نے بیعت کی ۔ ایک شخص نے کہا : تم نے سعد بن عبادہ کو نامراد کر دیا ۔ حضرت عمر رضؓ نے فرمایا : اللہ نے انہیں نامراد کیا (یعنی ان کی امارت کو قائم نہیں ہونے دیا) ۔ (صحیح بخاری کتاب المناقب باب مناقب ابی بکر جزء ۵ صـ۸ـ) ۔

لوگ حضرت سعد کے سائبان میں جمع ہوئے ۔ انصار کے خطیب نے کہا : تم جانتے ہو کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انصار تھے لہٰذا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کے بھی انصار ہوں گے ۔ حضرت عمر رضؓ کھڑے ہوئے اور کہا : تمہارے خطیب نے سچ کہا ، اگر تم اس کے علاوہ کوئی اور بات کہتے تو ہم بیعت نہیں کرتے ۔ پھر حضرت عمر رضؓ نے حضرت ابوبکر رضؓ کا ہاتھ پکڑا اور کہا : یہ تمہارے ساتھی ہیں بس ان کی بیعت کرو ۔ مہاجرین اور انصار نے بیعت کی ۔ (بیہقی ۔ حاکم جزء ۳ صـ۷٦ـ ۔ صححہ الحاکم والذھبی) ۔

حاکم کی مندرجہ بالا روایت میں یہ مضمون زائد ہے ۔ انصار کے خطیب نے کہا : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو عامل بنا کر بھیجتے تو ایک تم میں سے ہوتا اور ایک ہم میں سے ۔ (لہٰذا ایک امیر تم میں سے اور ایک امیر ہم میں سے ہونا چاہیئے) ۔ حضرت زید بن ثابت نے کہا : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجر تھے لہٰذا امیر مہاجر ہی ہونا چاہیئے ، ہم اس کے انصار ہوں گے جس طرح ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انصار تھے ۔ حضرت ابوبکر رضؓ نے فرمایا : اے انصار کی جماعت ، اللہ تمہیں جزائے خیر دے ، تمہارے خطیب نے ٹھیک بات کہی ، اگر تم اس کے علاوہ کوئی اور بات کہتے تو ہماری

کی موجودگی میں ہم اس منصب کو قبول نہیں کریں گے کیونکہ مہاجرین میں سب سے زیادہ بزرگ آپ ہیں ، آپ رفیق غار ہیں ، نماز کی امامت کے لئے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین بن چکے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ حضرت بشیر بن سعد رضؓ نے سب سے پہلے حضرت ابوبکر رضؓ کی بیعت کی ۔ حباب نے کہا : اے بشیر ، تم نے اپنی جماعت کی مخالفت میں یہ حرکت کیوں

تم سے موافقت نہیں ہوتی۔ پھر حضرت زید بن ثابت رضؓ نے حضرت ابوبکر رضؓ کا ہاتھ پکڑا اور کہا: یہ تمہارے ساتھی ہیں (ان کی بیعت کرلو) سب نے بیعت کی اور پھر باہر نکل کر چلے گئے (رواہ الحاکم جزء ۳ ص۷۶ وصححہ ووافقہ الذھبی۔ امام احمد نے بھی اپنی مسند میں اسے مختصراً "موافقت نہیں ہوتی" تک بیان کیا ہے (مسند احمد عن زید جزء ۵ ص۱۸۶)

انصار نے کہا: ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک امیر تم میں سے۔ حضرت عمر رضؓ نے کہا: اے انصار کیا تمہیں نہیں معلوم کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضؓ کو حکم دیا تھا کہ لوگوں کی امامت کریں تو (ایسی صورت میں) تم میں سے کون (اس بات کو) پسند کرتا ہے کہ ابوبکر رضؓ سے آگے بڑھے۔ انصار نے کہا: ہم اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں (اس بات سے) کہ ابوبکر رضؓ سے آگے بڑھیں۔ (صحیح

کی؟ تم کو سعد رضؓ کی امارت پر حسد ہوا۔ حضرت بشیر رضؓ نے کہا: نہیں، میں نے اس بات کو گوارا نہیں کیا کہ ان لوگوں سے اس معاملہ میں تنازعہ کروں جس کا اللہ نے ہر طرح سے انہیں مستحق بنایا ہے۔ قبیلۂ اوس کے لوگوں نے کہا: اگر ایک مرتبہ بھی خزرج کو حکومت مل گئی تو وہ ہم سے ہمیشہ کے لئے مرتبہ میں بڑھ جائیں گے پھر وہ کبھی بھی تم کو حکومت میں حصہ نہیں دیں گے لہٰذا ابوبکر رضؓ کی بیعت کرلو۔ قبیلہ اوس کے سب لوگوں نے بیعت کرلی۔ ان کے بیعت کرنے سے حضرت سعد رضؓ کے تمام منصوبے خاک میں مل گئے اور ان کے حوصلے پست ہوگئے (طبری جزء ۲ ص۴۵۸) ابومخنف اور ہشام دونوں کذاب ہیں لہٰذا یہ روایت جھوٹی ہے۔

ہر طرف سے لوگ آ آ کر حضرت ابوبکر رضؓ کی بیعت کر رہے تھے قریب تھا کہ وہ حضرت سعد رضؓ کو روند ڈالتے۔ اصحاب سعد رضؓ میں سے بعض لوگوں نے کہا: سعد رضؓ کو بچاؤ، ان کو نہ روندو۔ حضرت عمر رضؓ نے کہا انہیں قتل کردو۔ اللہ انہیں ہلاک کرے۔ پھر حضرت عمر رضؓ حضرت سعد رضؓ کے سرہانے آکر کھڑے ہوگئے۔ انہوں نے حضرت سعد رضؓ سے کہا: میں چاہتا ہوں کہ تمہیں روند ڈالوں۔ حضرت سعد رضؓ نے حضرت عمر رضؓ کی ڈاڑھی پکڑ لی۔ حضرت عمر رضؓ نے کہا: ڈاڑھی چھوڑ دو، اگر اس کا ایک بال بھی ٹوٹ گیا تو تمہارے منہ میں ایک بھی دانت نہیں رہے گا۔ حضرت ابوبکر رضؓ نے حضرت عمر رضؓ سے کہا: خاموش رہو۔ اس موقع پر نرمی بہتر ہے۔ حضرت عمر رضؓ نے حضرت سعد رضؓ کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ حضرت سعد رضؓ نے کہا: اگر مجھ میں اٹھنے کی قوت ہوتی تو میں گلی کوچوں کو اپنے حامیوں سے بھر دیتا ...... پھر لوگ حضرت سعد رضؓ کو اٹھا کر گھر میں لے گئے۔ چند دن بعد حضرت سعد رضؓ سے کہا گیا اب تو بیعت کرلو، تمہاری قوم نے بھی بیعت کرلی ہے۔ حضرت سعد رضؓ نے کہا: یہ نہیں ہوسکتا جب تک میں تمہارے مقابلہ میں اپنا ترکش نہ خالی کرلوں، اپنے نیزے کو تمہارے خون سے رنگین نہ کرلوں، اپنی تلوار سے (تم پر) وار نہ کرلوں اور تم سے لڑ نہ لوں میں ہرگز بیعت نہیں کروں گا۔ پھر حضرت سعد رضؓ حضرت ابوبکر رضؓ کے پیچھے نہ نماز پڑھتے تھے نہ جماعت میں شریک ہوتے تھے اور نہ حج کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت ابوبکر رضؓ کا انتقال ہوا (طبری جزء ۲ ص۴۵۹) ابومخنف اور ہشام بن محمد کذاب ہیں لہٰذا یہ روایت جھوٹی ہے۔ ابن خلدون لقیہ جزء ثانی کے ص۶۴ پر بھی یہی مضمون ہے لیکن بے سند ہے۔

حضرت ابوبکر رضؓ کو خبر دی گئی کہ انصار سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہوئے ہیں تاکہ حضرت سعد بن عبادہ رضؓ کے ہاتھ پر بیعت کرلیں۔ حضرت ابوبکر رضؓ حضرت عمر رضؓ اور حضرت ابوعبیدہ رضؓ وہاں گئے۔ حضرت ابوبکر رضؓ نے پوچھا کیا ہو رہا ہے۔ انصار میں سے کسی نے کہا: ایک امیر ہم میں سے اور ایک امیر تم میں سے (ہونا چاہیئے) حضرت ابوبکر رضؓ نے کہا: ہم امیر ہوں گے اور تم وزیر۔ حضرت ابوبکر رضؓ نے حضرت عمر رضؓ اور حضرت ابوعبیدہ رضؓ کا نام پیش کیا۔ حضرت عمر رضؓ نے کہا: تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ جن دو قدموں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے کیا ان کو پیچھے کردے۔ یہ کہہ کر حضرت عمر رضؓ نے حضرت ابوبکر رضؓ کی بیعت کی پھر اور لوگوں نے بھی بیعت کی۔ بعض انصاریوں نے کہا: ہم علی رضؓ کے علاوہ کسی کے ہاتھ پر بیعت نہیں کریں گے (طبری جزء ۲ ص۴۴۳)۔ ابراہیم سے آگے سند نہیں ہے۔

نسائی کتاب الامارۃ باب ذکر الامامۃ والجماعۃ جزء اوّل ص۱۶۸ ومسند احمد جلد اول ص۲۱۳ و ۲۱۴۔ صحہ احمد محمد شاکر)۔

حضرت عمرؓ نے انصار کو یاد دلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض میں حضرت ابوبکرؓ کو امام بنایا تھا۔ یہ سنتے ہی انصار نے بیعت کرلی (مسند احمد جلد اول ص۱۷۲ و ۱۷۳۔ صحہ احمد محمد شاکر)۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں میں نے حضرت عمرؓ کا خطبہ جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دوسرے دن دیا سنا۔ انہوں نے فرمایا۔۔۔۔۔۔۔۔ بے شک ابوبکرؓ دو میں سے دوسرے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غار کے ساتھی) ہیں لہٰذا یہ مسلمین کے امور کے زیادہ مستحق ہیں۔ کھڑے ہوجاؤ اور ان کے ہاتھ پر بیعت کرلو۔ فبایعہ الناس عامۃ (سب لوگوں نے بیعت کرلی) اور اس سے پہلے ایک جماعت سقیفہ بنی ساعدہ میں بیعت کرچکی تھی (صحیح بخاری کتاب الاحکام جزء ۹ ص۱۰۱)

قاسم بن محمد کہتے ہیں: حباب نے کہا: ہم اس معاملہ میں آپ پر حسد نہیں کرتے۔ ہمیں تو یہ ڈر ہے کہ ایسی قوم والی نہ بن جائے جن کے باپوں اور بھائیوں کو ہم نے قتل کیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا: اگر ایسا ہو تو تم سے ہو سکے تو مرجانا۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا: ہم امیر اور تم وزیر۔ تمام لوگوں نے بیعت کرلی۔ سب سے پہلے بشیر بن سعد نے بیعت کی (فتح الباری جزء ۸ ص۲۹ بحوالہ طبقات ابن سعد) قاسم سے آگے سند نہیں ہے۔

حضرت عمرؓ نے کہا: اے جماعت المسلمین، نبی اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کام کے سب سے زیادہ حقدار غار کے ساتھی ابوبکرؓ ہیں جو اسلام میں بھی سبقت کرنے والے اور سب سے زیادہ عمر والے ہیں۔ یہ کہہ کر حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کا ہاتھ پکڑنا چاہا لیکن ان سے پہلے ایک انصاری نے سبقت کی اور حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر بیعت کی، پھر حضرت عمرؓ نے بیعت کی پھر لوگوں نے بیعت کی (البدایہ والنہایہ جزء ۵ ص۲۴۷) اس روایت میں عبداللہ بن ابی بکر ضعیف ہے۔

حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: اے سعدؓ تمہیں علم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اور تم بھی بیٹھے ہوئے تھے کہ قریش حکومت کے والی ہوں گے۔ نیک لوگ اپنے نیک شخص کے تابع ہوں گے اور فاجر لوگ اپنے فاجر کے تابع ہوں گے۔ حضرت سعدؓ نے کہا: آپ نے سچ فرمایا، ہم وزراء ہوں گے اور آپ امراء (مسند احمد جلد اول ص۱۶۴) اس کی سند منقطع ہے۔

اوپر کی دونوں روایتیں اگرچہ ضعیف ہیں لیکن گھڑی ہوئی روایتوں سے تو یقیناً بہتر ہیں۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ نہ یہ روایتیں مشہور ہوئیں اور نہ صحیح روایتیں مشہور ہوئیں۔ مشہور ہوئیں تو وہ روایتیں مشہور ہوئیں جو جھوٹی تھیں۔

حضرت سعد بن عبادہؓ کی بیعت

مندرجہ بالا احادیث میں ہے کہ تمام انصار نے بیعت کی، کسی ایک کو بھی مستثنیٰ نہیں کیا گیا لہٰذا ظاہر ہے کہ حضرت سعدؓ نے بھی بیعت کی۔

حضرت علیؓ کی بیعت

حضرت فاطمہؓ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد چھ مہینے زندہ رہیں۔ جب ان کا انتقال ہو گیا تو حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ کو اطلاع نہیں دی اور خود ہی حضرت فاطمہؓ کی نماز جنازہ پڑھا کر رات کے وقت دفن کر دیا۔ انہوں نے حضرت فاطمہؓ کی زندگی میں چھ مہینے تک بیعت نہیں کی۔ حضرت فاطمہؓ کی وجہ سے حضرت علیؓ کی بڑی قدر و منزلت تھی۔ جب حضرت فاطمہؓ کی وفات ہو گئی تو حضرت علیؓ نے لوگوں کے چہرے پر ناراضگی کے آثار دیکھے لہٰذا انہوں نے حضرت ابوبکرؓ سے مصالحت اور بیعت کی خواہش کی۔ انہوں نے حضرت ابوبکرؓ سے کہلوایا آپ ہمارے پاس تشریف لائیے۔ حضرت ابوبکرؓ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت علیؓ نے تشہد پڑھا اور کہا: جو بڑائی اور برتری اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی ہے ہم اس کے معترف ہیں اور جو خیر اللہ تعالےٰ نے آپ کو عطاء فرمائی ہے اس پر آپ سے حسد نہیں کرتے لیکن اس معاملہ میں (یعنی میراثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملہ میں) آپ نے ہم پر خود کو ترجیح دی حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ کی وجہ سے ہم اس میں اپنا حصہ سمجھتے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ پھر حضرت ابوبکرؓ نے تقریر کی۔ انہوں نے کہا: قسم اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں سے صلۂ رحمی مجھے اپنے رشتہ داروں سے صلۂ رحمی کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

ایک دن حضرت سعدؓ حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئے اور کہا: اے مہاجرین تم نے میری امارت پر حسد کیا اور تم نے اور تمہاری قوم نے مجھے بیعت پر مجبور کیا۔ مہاجرین نے جواب دیا: اگر ہم نے تم کو جماعت سے علیحدہ ہونے پر مجبور کیا ہوتا اور تم خود جماعت میں شامل رہتے تو اس وقت اس شکایت کا موقع تھا مگر اب تو ہم نے تم کو جماعت میں شامل رہنے پر مجبور کیا۔ ایسی صورت میں تم کو کیا شکایت ہو سکتی ہے۔ اگر تم اطاعت نہ کرتے اور جماعت سے علیحدہ ہو جاتے تو ہم ضرور تم کو قتل کر دیتے (طبری جزء ۲ صفحہ ۴۴۶) اس روایت کی سند میں سیف بن عمر ہے۔ سیف بن عمر کذّاب ہے لہٰذا یہ روایت جھوٹی ہے۔

جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اسی دن حضرت ابوبکرؓ کی بیعت ہوئی کیونکہ لوگوں نے اس بات کو برا سمجھا کہ دن کا کچھ حصہ بھی بغیر جماعت کے گذرے۔ کسی نے بھی مخالفت نہیں کی سوائے مرتد کے یا جو مرتد ہونے کے قریب تھا۔ اگر اللہ عزوجل نے انصار کو سلامت نہ رکھا ہوتا (تو گڑبڑ ہونے کا اندیشہ تھا) رہے مہاجرین تو انہوں نے بغیر بلائے بیعت کی (طبری جزء ۲ صفحہ ۴۴۴)۔ اس روایت کی سند میں سیف بن عمر کذّاب ہے لہٰذا یہ روایت جھوٹی ہے۔

حضرت علیؓ اپنے گھر میں تھے کہ ان سے کہا گیا حضرت ابوبکرؓ بیعت لینے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ حضرت علیؓ فوراً صرف قمیص پہنے ہوئے گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔ حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر بیعت کی پھر ان کے پاس بیٹھے رہے۔ حضرت علیؓ نے گھر سے اپنے کپڑے منگوائے، ان کو پہنا اور پھر حضرت ابوبکرؓ کی مجلس میں ہی بیٹھے رہے (طبری جزء ۲ صفحہ ۴۴۷) راوی سیف

زیادہ اختلاف جو اموال کے سلسلہ میں میرے اور تمہارے درمیان ہوا تو جہاں تک نیکی کا تعلق ہے میں اس میں کوتاہی نہیں کرتا اور نہ اس طریقہ کو چھوڑتا ہوں جس طریقہ پر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (عمل کرتے) دیکھا۔ میں وہی کرتا ہوں (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے یعنی اسی طرح خرچ کرتا ہوں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرچ کرتے تھے۔ ایسی صورت میں اختلاف کی کیا بات ہے)۔ حضرت علی رضؓ نے کہا: میں زوال کے بعد بیعت کرلوں گا...... الغرض حضرت علی رضؓ نے نماز ظہر کے بعد بیعت کرلی۔ اس بات سے مسلمین خوش ہوگئے۔ جب انہوں نے معروف کی طرف رجوع کرلیا تو مسلمین ان کے قریب ہوگئے (صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوۂ خیبر جزء ۵ صفحہ ۱۷۷ و صفحہ ۱۷۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے دوسرے دن حضرت ابوبکر رضؓ منبر پر چڑھے اور لوگوں کی طرف نظر کی تو حضرت زبیرؓ نظر نہیں آئے۔ حضرت ابوبکر رضؓ نے حضرت زبیر رضؓ کو بلوایا۔ جب وہ آئے تو حضرت ابوبکر رضؓ نے ان سے فرمایا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپی کے بیٹے، کیا تم نے جماعت المسلمین میں پھوٹ ڈالنے کا ارادہ کیا ہے۔ حضرت زبیر رضؓ نے کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔ پھر حضرت زبیر رضؓ کھڑے ہوئے اور انہوں نے بیعت کی۔ پھر حضرت ابوبکر رضؓ نے نظر دوڑائی تو حضرت علی رضؓ دکھائی نہیں دئے۔ انہوں نے حضرت علی رضؓ کو بلوایا۔ جب حضرت علی رضؓ آئے تو حضرت ابوبکر رضؓ نے ان سے فرمایا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے اور آپ کے داماد، کیا آپ جماعت المسلمین میں پھوٹ ڈالنا چاہتے ہیں۔ حضرت علی رضؓ نے کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ایسی تو کوئی بات نہیں۔ پھر حضرت علی رضؓ کھڑے ہوئے اور انہوں

بن عمر کذاب ہے۔

سب لوگوں نے حضرت ابوبکر رضؓ کی بیعت کی سوائے بنی ہاشم کی ایک جماعت کے (یعنی) حضرت زبیر رضؓ، حضرت عتبہؓ بن ابی لہب، حضرت خالد بن سعید بن العاص رضؓ، حضرت مقدادؓ بن عمرو، حضرت سلمانؓ فارسی، حضرت ابوذر رضؓ، حضرت عمار بن یاسرؓ اور حضرت ابی بن کعبؓ (نے بیعت نہیں کی)۔ ان کا رجحان حضرت علی رضؓ کی طرف تھا۔ بنو امیہ میں سے حضرت ابوسفیانؓ نے بیعت نہیں کی۔ حضرت ابوبکر رضؓ نے حضرت عمر رضؓ کو حضرت علی رضؓ اور ان کے ساتھیوں کی طرف بھیجا تاکہ ان کو گھر سے لے کر آئیں۔ اگر وہ آنے سے انکار کریں تو ان سے لڑیں۔ حضرت عمر رضؓ آگ لے کر روانہ ہوئے تاکہ اگر وہ گھر سے نہ نکلیں تو گھر کو آگ لگا دیں۔ حضرت فاطمہ رضؓ نے حضرت عمر رضؓ سے کہا: کیا تم ہمارے گھر کو آگ لگا دوگے؟ حضرت عمر رضؓ نے کہا ہاں یا وہ سب بیعت کرلیں۔ حضرت علی رضؓ گھر سے نکلے اور بیعت کرلی (المختصر فی اخبار البشر عرف تاریخ ابی الفداء جزء اوّل صفحہ ۱۵۶ بحوالہ قاضی جمال الدین بن واصل واسندہٗ قاضی الی ابن عبدربہ المغربی) ابن عبدربہ المغربی معلوم نہیں کون ہے۔ لہٰذا یہ روایت باطل ہے۔

بنو ہاشم میں سے ایک جماعت نے حضرت فاطمہ رضؓ کی وفات تک بیعت نہیں کی (مروج الذہب عرف تاریخ مسعودی جزء ۲ صفحہ ۳۰۱) یہ روایت بے سند ہے۔

حضرت عمر رضؓ حضرت علی رضؓ کے گھر گئے۔ وہاں حضرت طلحہ رضؓ، حضرت زبیر رضؓ اور کچھ مہاجرین جمع تھے۔ حضرت عمر رضؓ نے کہا: بیعت کے لئے چلو ورنہ اللہ کی قسم گھر میں آگ لگا کر تم سب کو جلا دوں گا۔ حضرت زبیرؓ نے تلوار لے کر حضرت عمر رضؓ پر حملہ کیا لیکن حضرت زبیر پھسل گئے تلوار ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ لوگ فوراً ان پر جھپٹے اور انہیں پکڑ لیا (طبری جزء ۲ صفحہ ۴۴۳) زیاد بن کلیب سے آگے سند غائب ہے۔

حضرت ابوبکرؓ نے حضرت سعد رضؓ سے کہا: اے سعد تمہاری موجودگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: قریش امیر ہوں گے۔ نیک لوگ نیکوں کی پیروی کریں گے اور برے لوگ برے لوگوں کی پیروی کریں گے۔ حضرت سعد رضؓ نے کہا: آپ سچ کہتے ہیں، ہم وزیر ہوں گے اور

نے بیعت کی (بیہقی۔ حاکم جزء ۳ ص۷۶۔ صححہ الحاکم ووافقہ الذہبی)

حضرت علی رضؓ اور حضرت زبیر رضؓ نے فرمایا: ہم ابو بکر رضؓ کو سب لوگوں سے زیادہ اس کا (یعنی خلافت کا) مستحق سمجھتے ہیں۔ یہ صاحبِ غار ہیں، ہم ان کے شرف اور ان کے سب سے افضل ہونے کو بھی جانتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی زندگی میں امام بنایا تھا (البدایہ والنہایہ جزء ۵ ص۲۵۰ و جزء ۶ ص۳۰۲۔ امام ابن کثیر فرماتے ہیں "اسناد جید" اس کی سند اچھی ہے۔ البدایہ ۵/۲۵۰)

آپ لوگ امیر ہوں گے۔ اس موقع پر حضرت عمر رضؓ نے حضرت ابو بکر رضؓ سے کہا: آپ ہاتھ بڑھائیے۔ حضرت ابو بکر رضؓ نے حضرت عمر رضؓ سے کہا: تم ہاتھ بڑھاؤ۔ ہر ایک دوسرے کا ہاتھ کھول رہا تھا۔ آخر حضرت عمر رضؓ نے حضرت ابو بکر رضؓ کا ہاتھ کھول لیا اور بیعت کی۔ پھر سب لوگوں نے بیعت کی۔ حضرت علی رضؓ اور حضرت زبیر رضؓ بیعت کرنے نہیں آئے۔ حضرت زبیر رضؓ نے تلوار نیام سے نکالی اور کہا میں تلوار نیام میں نہیں رکھوں گا جب تک حضرت علی رضؓ کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی جائے گی۔ اس بات کی اطلاع حضرت ابو بکر رضؓ اور حضرت عمر رضؓ کو ہوئی۔ حضرت عمر رضؓ نے کہا: زبیر سے تلوار چھین کر پتھر پر دے مارو۔ پھر حضرت عمر رضؓ ان کے پاس گئے اور ان کو زبردستی لے کر آئے اور ان سے کہا: خوشی سے بیعت کرو یا ناخوشی سے بیعت تو کرنی پڑے گی۔ پھر ان دونوں نے بیعت کی (طبری جزء ۲ ص۴۴۴)
یہ روایت ساقط الاعتبار ہے۔ حمید بن عبدالرحمٰن الحمیری سے آگے سند نہیں ہے۔

صحیح روایات کی بنیاد پر واقعۂ سقیفہ کا حال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد امیر کا انتخاب کرنے کے لئے انصار سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہوئے۔ کچھ دیر بعد حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت ابو عبیدہؓ بھی وہاں پہنچ گئے۔ لوگوں کے درمیان حضرت سعد بن عبادہؓ طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے چادر اوڑھے ہوئے بیٹھے تھے۔ کچھ دیر بعد انصار کے خطیب نے تقریر کی۔ اُس نے کہا ہم اللہ کا لشکر ہیں اور اے مہاجرین تم قلیل ہو۔ تمہاری قوم میں سے ایک جماعت ہمیں خلافت سے دور رکھنا چاہتی ہے۔

جب انصار کا خطیب خاموش ہوا تو حضرت ابوبکرؓ نے تقریر کی۔ انہوں نے فرمایا: اے انصار، تم نے جو فضیلتیں اپنی بیان کیں بے شک تم اس کے لائق ہو لیکن خلافت کسی کے لئے سزاوار نہیں سوائے قریش کے کیونکہ قریش نسب اور گھر کے لحاظ سے سارے عرب سے افضل اور فضائل میں واضح تر ہیں تم ان دو آدمیوں میں سے کسی ایک آدمی کی بیعت کر لو یعنی حضرت عمرؓ کی یا حضرت ابو عبیدہؓ کی۔

انصار کے خطیب حباب بن منذر نے کہا واللہ ایسا نہیں ہوگا۔ اس کا حل صرف میرے پاس ہے اور وہ یہ کہ ایک امیر ہم میں سے اور ایک امیر تم میں سے ہو۔ اس تجویز پر کچھ بحث مباحثہ ہوا۔ کچھ آوازیں بلند ہوگئیں (اور بحث مباحثہ میں آوازیں بلند ہو ہی جاتی ہیں)۔

انصار کے خطیب نے کہا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انصار تھے لہٰذا اب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کے انصار ہوں گے۔ حضرت عمرؓ نے کہا: تمہارے خطیب نے سچ کہا اگر تم اس کے علاوہ کوئی اور بات کہتے تو اختلاف ہوتا۔ حضرت زید بن ثابتؓ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجر تھے لہٰذا امیر مہاجر ہی ہونا چاہیئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا: (اے انصار) تمہارے خطیب نے ٹھیک بات کہی۔ اگر تم اس کے علاوہ کوئی اور بات کہتے تو تم سے ہماری موافقت نہیں ہوتی۔

انصار نے کہا: ایک امیر ہم میں سے اور ایک امیر تم میں سے ہو۔ حضرت عمرؓ نے کہا: اے انصار، کیا تمہیں نہیں معلوم کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کو حکم دیا تھا کہ لوگوں کی امامت کریں تو ایسی صورت میں کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ ابوبکرؓ سے آگے بڑھے۔ انصار نے کہا: ہم اس بات سے کہ ابوبکرؓ سے آگے بڑھیں اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ حضرت زید بن ثابتؓ نے حضرت ابوبکرؓ کا ہاتھ پکڑا اور بیعت کرلی۔ پھر حضرت عمرؓ نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ پھر تمام انصار اور مہاجرین نے بیعت کی۔

دوسرے روز حضرت ابوبکرؓ منبر پر چڑھے اور عام لوگوں نے بیعت کی ؎۔ اس مجمع میں حضرت ابوبکرؓ نے حضرت علیؓ اور حضرت زبیرؓ کو نہیں دیکھا تو انہیں بلوایا۔ جب وہ آئے تو حضرت ابوبکرؓ نے ان سے فرمایا: کیا تم جماعت المسلمین میں پھوٹ ڈالنا چاہتے ہو۔ ان دونوں نے کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ، ایسی تو کوئی بات نہیں۔ حضرت علیؓ اور حضرت زبیرؓ نے کہا: ہم ابوبکرؓ کو سب لوگوں سے زیادہ اس

کا (یعنی خلافت کا) مستحق سمجھتے ہیں۔ یہ صاحبِ غار ہیں، ہم ان کے شرف اور ان کے سب سے افضل ہونے کو بھی جانتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی زندگی میں امام بنایا تھا۔ پھر حضرت علیؓ اور حضرت زبیرؓ نے بیعت کی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے چھ مہینے بعد حضرت فاطمہؓ کا انتقال ہوا۔ (ان چھ مہینوں میں حضرت علیؓ بہت زیادہ مصروف رہے اور حضرت ابوبکرؓ سے خاطر خواہ رابطہ قائم نہ رکھ سکے) حضرت فاطمہؓ کی زندگی میں حضرت علیؓ کی بہت قدر و منزلت تھی۔ حضرت فاطمہؓ کی وفات کے بعد حضرت علیؓ نے لوگوں کے چہروں پر کچھ ناراضگی کے آثار دیکھے تو انہوں نے حضرت ابوبکرؓ کو بلوایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وراثت کے سلسلہ میں کچھ شکایت تھی اس کا ذکر کیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے شکایت کے سلسلہ میں اپنی معذرت پیش کی پھر حضرت علیؓ نے ظہر کے بعد علی الاعلان (دوبارہ) بیعت کی۔ اس کے بعد مسلمین سب ان سے خوش ہو گئے۔ امام ابن کثیر لکھتے ہیں: انھا بیعۃ ثانیۃ (یہ دوسری بیعت تھی) (البدایہ جلد ۶ صفحہ ۳۰۲)

واقعۂ سقیفہ کا تجزیہ

کتنے اچھے تھے یہ لوگ! انصار حضرت ابوبکرؓ کی فضیلتوں کے معترف اور حضرت ابوبکرؓ انصار کی فضیلتوں کے معترف۔ حضرت عمرؓ اور حضرت ابوعبیدہؓ حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ بنانا چاہتے ہیں اور حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ یا حضرت ابوعبیدہؓ کو خلیفہ بنانا چاہتے ہیں۔ انصار کے خطیب حضرت زید بن ثابتؓ وغیرہ نے عام انصار کے رجحان کے خلاف کس طرح سچائی کا اظہار کیا اور اپنی جماعت کی مخالفت کی قطعی پرواہ نہیں کی اور پھر سب سے پہلے بیعت کی۔ حضرت حباب بن منذرؓ اور دوسرے انصار کا ایمان کتنا پختہ تھا کہ جب ان سے کہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کو لوگوں کا امام بنایا تھا تو کون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی خلاف ورزی کرنا چاہتا ہے تو سب انصار نے اللہ کی پناہ طلب کی اور برضاء و رغبت حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کر لی۔ تمام انصار نے بیعت کی، صحیح بخاری کی روایتوں میں کسی ایک کو بھی مستثنیٰ قرار نہیں دیا گیا گویا حضرت سعدؓ بن عبادہ نے بھی بخوشی بیعت کی۔

جھوٹی روایتوں کی بنیاد پر افسانۂ سقیفہ کا حال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد انصار سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہوئے۔ انہوں نے بالاتفاق فیصلہ کیا کہ حضرت سعد بن عبادہؓ کو امیر بنایا جائے۔ حضرت سعدؓ بن عبادہ بیمار تھے۔ انصار ان کو باہر لے کر آئے۔ حضرت سعدؓ نے حمد و ثناء کے بعد کہا: اے جماعت انصار دین میں تم کو وہ اولیت اور اسلام میں وہ فضیلت حاصل ہے جو کسی قبیلہ کو حاصل نہیں۔ اللہ نے اپنے رسول کو اس حالت میں وفات دی کہ وہ تم سے راضی تھے لہٰذا دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں تم کو حکومت پر قبضہ کر لینا چاہیئے۔ انصار نے ان کی تقریر سے

اتفاق کیا۔ انہوں نے کہا: ہم آپ کو امیر بناتے ہیں۔ انصار نے کہا اگر مہاجرین اس فیصلہ پر راضی نہیں ہوئے تو ہم کہیں گے کہ پھر ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک امیر تم میں سے۔ حضرت سعدؓ نے کہا: یہ تمہاری پہلی کمزوری ہے۔ کچھ دیر بعد حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت ابوعبیدہؓ بھی سقیفہ بنی ساعدہ پہنچ گئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مہاجرین اولین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کے لئے خاص کیا اور وہی اس منصب امارت کے زیادہ مستحق ہیں اور اے انصار تمہاری فضیلت کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی حمایت کے لئے تم کو منتخب کیا لہٰذا مناسب یہ ہے کہ امیر تو ہم ہوں اور وزیر تم ہو۔ حضرت ابوبکرؓ کی تقریر سن کر حضرت حباب بن منذرؓ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے کہا: اے جماعت انصار تم حکومت پر قبضہ کر لو۔ ہم نے تجویز پیش کی تھی کہ ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک امیر تم میں سے اس کو بھی انہوں نے نہیں مانا۔ حضرت عمرؓ نے کہا: ایک نیام میں دو تلواریں نہیں رہ سکتیں۔ اہل عرب اس بات کو پسند نہیں کریں گے۔ حضرت حبابؓ نے کہا: اے انصار اگر یہ تمہاری تجویز کو نہ مانیں تو انہیں اپنے شہروں سے نکال دو۔ پھر حضرت حبابؓ نے تلوار نکال کر کہا: میں شیر ہوں، شیر کا بیٹا ہوں۔ اگر تم چاہو تو میں ابھی کاٹ چھانٹ کر فیصلہ کئے دیتا ہوں۔ اے مہاجرین، اگر تم ہماری تجویز نہیں مانتے تو پھر ہماری اور تمہاری لڑائی ہوگی۔ حضرت عمرؓ نے ان پر وار کیا۔ ان کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی۔ حضرت عمرؓ نے تلوار اٹھالی اور حضرت سعدؓ پر جھپٹے۔ اس وقت عہدِ جاہلیت کا منظر نظر آیا۔ جب ذرا سکون ہوا تو حضرت ابوبکرؓ نے کہا: ہم سب لوگوں سے پہلے ایمان لائے، ہم مہاجر ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار ہیں۔ عرب کے لئے بہتری اسی میں ہے کہ امیر قریش میں سے ہو۔ انصار نے کہا: اچھا تو باری باری سے ایک امیر تم میں سے ہو اور ایک امیر ہم میں سے تاکہ ایک دوسرے سے ڈرتا رہے۔ حبابؓ نے کہا: اگر تم چاہو تو لڑ لو۔ پھر شور ہونے لگا۔ بشیر بن سعد انصاری نے کہا: اے انصار، دینِ اسلام کی خدمت ہم نے کی اس سے ہمارا مقصد صرف اپنے رب کی رضاجوئی اور اپنے نبی کی اطاعت تھی۔ بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم قریش میں سے تھے لہٰذا ان کی قوم امارت کی زیادہ مستحق ہے۔ اللہ سے ڈرو اور اس معاملہ میں ان سے اختلاف نہ کرو۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا: یہ عمرؓ ہیں، یہ ابوعبیدہؓ ہیں ان میں جس سے چاہو بیعت کر لو۔ حضرت عمرؓ اور حضرت ابوعبیدہؓ نے کہا: اے ابوبکرؓ آپ کی موجودگی میں ہم اس منصب کو قبول نہیں کر سکتے۔ حضرت حبابؓ نے کہا: ہم اس معاملہ میں آپ پر حسد نہیں کرتے۔ ہمیں تو یہ ڈر ہے کہ کہیں ایسی قوم والی نہ بن جائے جس کے باپوں اور بھائیوں کو ہم نے قتل کیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا: اگر ایسا ہو تو تم مر جانا۔ حضرت عمرؓ نے کہا: اے جماعت المسلمین نبی اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کام کے سب سے زیادہ حقدار غار کے ساتھی ابوبکر ہیں جو اسلام میں سبقت کرنے والے اور سب سے زیادہ عمر والے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت سعدؓ سے فرمایا اے سعدؓ تمہیں علم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری موجودگی میں فرمایا تھا کہ حکومت کے والی قریش ہوں گے۔ حضرت سعدؓ نے فرمایا: آپ نے سچ کہا۔ ہم وزراء ہوں گے اور آپ امراء۔ یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ جن دو قدموں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے آگے کیا ان کو پیچھے کر دے۔ پھر سب سے پہلے بشیر بن سعدؓ انصاری نے حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر بیعت کی پھر حضرت عمرؓ اور پھر تمام مہاجرین اور انصار نے بیعت کی۔ حضرت سعدؓ نے بھی بیعت کی۔

ایک روایت میں ہے کہ ہر طرف سے آ آ کر لوگ بیعت کرنے لگے قریب تھا کہ وہ حضرت سعدؓ کو روند ڈالتے۔ حضرت عمرؓ حضرت سعدؓ کے سرہانے آ کر کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے حضرت سعدؓ سے کہا: میں چاہتا ہوں کہ تمہیں روند ڈالوں۔ حضرت سعدؓ نے حضرت عمرؓ کی ڈاڑھی پکڑ لی۔ حضرت عمرؓ نے کہا: ڈاڑھی چھوڑ دو، اگر ڈاڑھی کا ایک بال بھی ٹوٹا تو تمہارے منہ میں ایک بھی دانت نہیں رہے گا۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا: خاموش رہو، اس موقع پر نرمی بہتر ہے۔ حضرت سعدؓ نے کہا اگر مجھ میں طاقت ہوتی تو میں گلی کوچوں کو اپنے حامیوں سے بھر دیتا۔ چند دن بعد ان سے کہا گیا اب تو بیعت کر لو، تمہاری قوم نے بیعت کر لی۔ انہوں نے کہا: میں ہرگز بیعت نہیں کروں گا جب تک تم پر تلوار سے وار نہ کر لوں اور تم سے لڑ نہ لوں۔ الغرض انہوں نے بیعت نہیں کی۔ وہ حضرت ابوبکرؓ کے پیچھے نہ نماز پڑھتے تھے اور نہ حج کرتے تھے۔

افسانہ سقیفہ کا تجزیہ

① حضرت حبابؓ نے کہا: اے انصار، اگر یہ تمہاری تجویز کو نہ مانیں تو انہیں اپنے شہروں سے نکال دو۔

سوال یہ ہے کہ شہر کون کونسے تھے؟ صرف ایک شہر مدینہ تھا۔ ایک شہر کی جگہ شہروں کا استعمال عجیب ہے۔ افسانہ ہی میں ایسا ہو سکتا ہے۔

② حضرت حبابؓ کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی۔ حضرت عمرؓ نے اٹھالی اور حضرت سعدؓ پر جھپٹے۔

سوال یہ ہے کہ حضرت سعدؓ پر کیوں جھپٹے۔ وہ تو بیمار تھے۔ خاموش تھے۔ جھپٹنا تو حضرت حباب پر چاہیئے تھا اس لئے کہ جنگ کی بات تو حضرت حبابؓ نے کہی تھی۔ افسانہ ہی میں ایسی الٹ پلٹ باتیں ہو سکتی ہیں۔

③ اس وقت عہدِ جاہلیت کا منظر نظر آیا۔

صحابہ کرام کے کردار کی یہ منظر کشی صحابہ کرام کے کردار پر ایک زبردست چوٹ ہے۔ یہ افسانہ ہی کی کرامات ہو سکتی ہے۔

④ حضرت سعدؓ نے فرمایا: ہم وزراء ہوں گے اور آپ امراء یہ کہہ کر انہوں نے بیعت کر لی۔ دوسری روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا میں ہرگز بیعت نہیں کروں گا جب تک تلوار کا وار نہ کر لوں۔ ان کا ارادہ جنگ کرنے کا تھا۔

سوال یہ ہے کہ ان میں سے کونسی بات صحیح ہے۔ یا دونوں روایتیں صحیح ہیں۔